خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 24 مئی 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 114 | بدھ 24 ذوالحجہ 1415ھ، 24 ہجرت 1374ش، 24 مئی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گناہوں سے بچنے کی توفیق اور فضل دعا سے ملتا ہے

گناہوں سے بچنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کی توفیق شامل حال نہ ہو اور اس کا فضل عطا نہ ہو اور یہ توفیق اور فضل دعا سے ملتا ہے اس واسطے نمازوں میں دعا کرتے رہو کہ اے اللہ ہم کو ان تمام کاموں سے جو گناہ کہلاتے ہیں اور جو تیری مرضی اور ہدایت کے خلاف ہیں بچا اور ہر قسم کے دکھ اور مصیبت اور بلا سے جو ان گناہوں کا نتیجہ ہے بچا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بہت سے آدمی اپنے آپ کو خاکسار سمجھتے ہیں لیکن ان میں بھی کسی نہ کسی نوع کا تکبر ہوتا ہے۔ اس لئے تکبر کی باریک در باریک قسموں سے بچنا چاہئے۔ بعض وقت یہ تکبر دولت سے پیدا ہوتا ہے۔ دولت مند متکبر دوسروں کو کنگال سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے۔ بعض اوقات خاندان اور ذات کا تکبر ہوتا ہے سمجھتا ہے کہ میری ذات بڑی ہے اور یہ چھوٹی ذات کا ہے (۔۔۔)

بعض وقت تکبر علم سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ ایک شخص غلط بولتا ہے تو یہ جھٹ اس کا عیب پکڑتا ہے اور شور مچاتا ہے کہ اس کو تو ایک لفظ بھی صحیح بولنا نہیں آتا۔ غرض مختلف قسمیں تکبر کی ہوتی ہیں اور یہ سب کی سب انسان کو نیکیوں سے محروم کر دیتی ہیں اور لوگوں کو نفع پہنچانے سے روک دیتی ہیں۔ ان سب سے بچنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۱۴)

اعلان

○ امراء کرام۔ صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۷۔ مئی "یوم قدرت ثانیہ" کی مناسبت سے مقامی طور پر پروگرامز کو کامیاب بنا کر احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں اور رپورٹ ارسال کریں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

احمدی طالبات متوجہ ہوں

○ وہ تمام احمدی طالبات جو کسی مخلوط تعلیمی ادارے میں داخلہ لینا چاہتی ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ داخلہ سے پہلے نظارت تعلیم کے توسط سے حضرت صاحب سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت حاصل کریں۔ جو احمدی طالبات لاعلمی کی بناء پر مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ لے چکی ہیں۔ وہ بھی فوری طور پر نظارت تعلیم کے توسط سے حضرت صاحب سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت حاصل کر لیں۔ ضروری تاکید ہے۔ (نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

○ مکرم ڈاکٹر جمیل الدین احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں۔

میرے والد مکرم چوہدری حلیم الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان۔ آف کوٹلی آزاد کشمیر مورخہ ۱۸۔ مئی ۱۹۹۵ء کی صبح ساڑھے بارہ بجے دل کا شدید دورہ پڑنے کی وجہ سے تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ اپنے حلقہ میں بڑے پایہ کے وکیل مانے جاتے تھے۔ موصوف کا جنازہ محترم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب امیر ضلع کوٹلی آزاد کشمیر نے مورخہ ۱۸۔ مئی بعد عصر احمدیہ قبرستان کوٹلی میں پڑھایا جس میں کثیر احباب کے علاوہ جج صاحبان و سینئر وکلاء نے شرکت کی۔ قبر تیار ہونے پر محترم ڈاکٹر بشیر صاحب امیر ضلع نے دعا کروائی۔ موصوف کوٹلی بار ایسوسی ایشن کے صدر بھی رہے ہیں۔ احباب سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اتفاق و اتحاد خدا تعالیٰ کی نعمت ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

یہ ظاہر ہے کہ اتفاق و اتحاد کا پیدا ہونا نہایت مشکل امر ہے۔ اور یہ محض خدا کا فضل ہوتا ہے اور جب کسی جماعت میں یہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی حفاظت کی بہت سخت ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ اتفاق بغیر خدا کے فضل کے پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے (کلام الٰہی) میں اس کو ایک نعمت قرار دیا ہے اور افتراق و شقاق کا نام آگ کے کنارے کھڑے ہونا رکھا ہے۔ جس طرح آگ میں پڑا ہوا انسان ہلاکت سے نہیں بچ سکتا۔ اسی طرح نا اتفاقی کے جو نتائج ہیں ان سے بھی نہیں بچ سکتا۔ پس نا اتفاقی کا عذاب ایسا ہی عذاب ہے۔ جیسا کہ آگ میں پڑ جانے کا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ دیکھو ہم نے اتفاق و اتحاد اپنے فضل سے پیدا کیا ہے۔ تم خواہ کتنا ہی مال خرچ کرتے تب بھی اتفاق نہیں پیدا کر سکتے تھے

لاکھوں دلوں کا جمع کرنا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہوتا ہے۔ یہ درست ہے کہ انسانی کوششوں کا بھی اس میں دخل ہوتا ہے، لیکن اتفاق پیدا کرنا انسان کے بس کا نہیں ہوتا۔ خدا اسے اپنے فضل سے ہی کر دیتا ہے۔ کیونکہ اسباب اس قدر نہیں ہوتے جس قدر وہ نتائج عطا فرماتا ہے۔ پس کوشش کے نتیجہ میں اتفاق پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ فضل کے طور پر اللہ تعالیٰ پیدا کر دیتا ہے۔ جب اس مشکل سے یہ بات حاصل ہوتی ہے۔ تو اس کے بے قدری کتنی بڑی غلطی ہے۔ جب یہ انسانی کوششوں سے ملتی ہی نہیں۔ بلکہ جس خدا کے فضل سے ہی ہے تو چاہئے کہ اس کے ملنے پر لوگ اس کی قدر کریں۔ مگر نہیں۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسا کہ غالب نے کہا ہے

اور بازار سے لے آئیں گے گر ٹوٹ گیا
جام جم سے یہ مرا جام سفال اچھا ہے

کہتا ہے کہ میرا مٹی کا پیالہ ٹوٹ گیا تو اور بازار سے لے آؤں گا۔ کیونکہ اس کا ملنا مشکل نہیں۔ اس لئے یہ جام جم سے بہتر ہے۔ کیونکہ اگر وہ ٹوٹ جائے تو اس کا ملنا ناممکن ہے۔ بات یہ ہے کہ جو چیز سستی یا آسانی سے مل جائے۔ اس کی قدر نہیں کی جاتی۔ افسوس کہ اتفاق کو ایسا ہی سمجھ کر قدر نہیں کی جاتی۔ حالانکہ جب یہ توڑ دیا جائے پھر اس کا جڑنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ ہاں جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک بہت لمبے عرصہ کے بعد اس کے لئے خاص سامان مہیا کرتا ہے۔ تب جا کر اتفاق پیدا ہوتا ہے۔

(از خطبہ ۲۲۔ مارچ ۱۹۱۸ء)

حسن خاتمہ کے لئے ہر ایک کو دعا کرنی چاہئے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

24- ہجرت 1374 ھش - 24- مئی 1995ء

پاکبازی اور نیکی

انسانی فطرت پاک بازی اور نیکی کا تقاضا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی فطرت پر پیدا کیا ہے۔ تو سوائے اس کے کہ اس کی فطرت مسخ ہو جائے۔ وہ کسی بھی علاقے میں رہتا ہو اور کوئی بھی اس کا مذہب ہو اس کی فطرت پاک بازی اور نیکی کی طرف مائل ہو گی۔ وہ چاہے گا کہ اس کا نام اچھی طرح لیا جائے۔ اسے اچھا سمجھا جائے۔ اور ایسا کرنے کے لئے وہ پاک بازی اور نیکی اختیار کرے گا۔ لیکن پاک بازی اور نیکی کو حقیقی معنوں میں اپنی فطرت بنا لینا اور گناہ سے اس طرح دور رہنا کہ اس کا خیال تک نہ آئے اس کا صرف ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ پر ایمان ہو۔ مضبوط ایمان۔ اور اس کی صفات کا بھی اسے علم ہو۔ وہ جانتا ہو کہ خدا تعالیٰ صرف موجود نہیں ہے بلکہ وہ ہر بات پر قادر ہے۔ اور اس کی عملداری سے کوئی بھاگ بھی نہیں سکتا۔ جوں جوں انسان کا ایمان مضبوط ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کی نیکی کی فطرت اجاگر ہونے لگتی ہے اور وہ اعمال صالح کی طرف زیادہ سے زیادہ مائل ہوتا چلا جاتا ہے۔ اگر ایمان باللہ مضبوط نہ ہو تو وہ لڑکھڑا جائے گا۔ کبھی ادھر گرے گا کبھی ادھر گرے گا۔ نیکیاں بھی کرے گا۔ لیکن ایک تو چھوٹی چھوٹی نیکیاں اور دوسرے نیکیاں کرتے کرتے گناہ کی طرف بھی مائل ہو جائے گا۔

پس اپنے آپ کو پاک باز بنانے اور نیکیوں کی طرف مائل ہونے کے لئے یہ بات انتہائی لازمی ہے کہ خدا تعالیٰ پر ہمارا ایمان مضبوط ہو اور اس کی صفات کا ہمیں پوری طرح علم ہو۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلے میں فرماتے ہیں:-

"یقیناً سمجھو کہ ہر ایک پاک بازی اور نیکی کی اصل جڑ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ جس قدر انسان کا ایمان باللہ کمزور ہوتا ہے اسی قدر اعمال صالح میں کمزوری اور سستی پائی جاتی ہے۔ لیکن جب ایمان قوی ہو اور اللہ تعالیٰ کو اس کی تمام صفات کاملہ کے ساتھ یقین کر لیا جائے۔ اسی قدر عجیب رنگ کی تبدیلی انسان کے اعمال میں پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا گناہ پر قادر نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ایمان اس کی نفسانی قوتوں اور گناہ کے اعضاء کو کاٹ دیتا ہے"

اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کی صفات کاملہ کے متعلق یقین' یہ دونوں باتیں انسان کو خدا تعالیٰ سے محبت کرنے اور اس کی ناراضگی سے ڈرنے کی طرف لے جاتی ہیں اور خدا تعالیٰ سے محبت انسان کو نیکیوں پر مائل کر دیتی ہے۔ اس کا خوف گناہوں سے دور لے جاتا ہے۔

پس ہمیں اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ ہم فطرت صحیحہ کے مطابق اپنی زندگی گزاریں۔ اس کو کبھی مسخ نہ ہونے دیں۔

خدا کا شکر کرو گے تو اور پاؤ گے
یہ بات میں نہیں کہتا خدا کی بات ہے یہ
وہ چاہتا ہے تو دیتا ہے پہاڑ کے چھپڑ
وہ دے' نہ دے تو خدا کی رضا کی بات ہے یہ

ابوالاقبال

○

مری خواہشیں پرندے' مری آرزو اُڑانیں
مرے ساتھ چلنے والے نہیں مانتے نہ مانیں

مری لے میں گانے والوں کو ہزار مشکلیں ہیں
مرے سُر بھی مختلف ہیں' مری مختلف ہیں تانیں

تری راہ میں ملیں گے کئی جاں نثار تجھ کو
ترے سر سے وار دیں گے مرے جیسے اپنی جانیں

مرے زخم پھول بن کر نہ مہک اُٹھیں تو کہنا
مجھے آزمائیں گے کیا وہی تیر اور کمانیں

مَیں انہیں بتا سکوں گا کہ ہے سوچ ان کی کیسی
وہ کسی کو کچھ نہ کہہ کر کوئی بات دل میں ٹھانیں

مَیں خموش ہوں تو دنیا مری داستاں کہے گی
مجھے اک زباں کے بدلے کئی مل گئیں زبانیں

جو رہی یہ دردمندی تو کہاں قیام ہوگا
ہیں ابھی سے چرخ پیما دلِ زار کی اُٹھانیں

مَیں نسیم موجِ طوفاں سے کبھی نہ تلملایا
مجھے کیا ڈرا سکیں گی مری راہ کی چٹانیں

نسیم سیفی

سیکرٹریان کرام اور والدین واقفینِ نو توجہ فرمائیں

○ (I) جو والدین نیا وقف کریں وہ فارم پر یہ ضرور تحریر کریں کہ بچے کے وقف کرنے کا ارادہ قبل از پیدائش تھا یا بعد از پیدائش۔

(II) سالانہ انفرادی پراگریس رپورٹ فارم جلد از جلد پر کر کے بھجوائیں۔ خاص طور پر ارادہ وقف قبل از پیدائش یا بعد از پیدائش کا خانہ ضرور پر کریں۔

(III) جن والدین کو ابھی تک سالانہ انفرادی پراگریس رپورٹ فارم موصول نہ ہوئے ہوں وہ وکالت وقف نو ربوہ کو عام خط کے ذریعہ جلد از جلد مطلع فرمائیں کہ ان کا ارادہ وقف قبل از پیدائش یا بعد از پیدائش۔ (وکالت وقف نو)

○ تمام ایسے احباب جنہوں نے اپنے بچوں کو وقف نو کے تحت وقف کیا ہوا ہے ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اگر وقف نو کا فارم پر کرنے کے بعد ان کا پتہ تبدیل ہو گیا ہو تو فوری طور پر شعبہ وقف نو مرکزیہ (لندن) کو اطلاع بھجوائیں۔ اطلاع دیتے وقت "حوالہ نمبر وقف نو" ضرور تحریر کریں تاکہ ریکارڈ تلاش کرنے میں آسانی رہے۔ مرکزی ریکارڈ میں اندارج مکمل ہونا بہت ضروری ہے۔ خاص طور پر مکمل پتہ ضرور درج ہونا چاہئے اور جب بھی پتہ تبدیل ہو اس کی اطلاع ضرور دی جانی چاہئے۔

اطلاع بھجوانے کا پتہ:

Incharge Waqfe Nau, (Central)
16 Gressenhall Road
London SW18 5QL
United Kingdom

(انچارج تحریک وقف نو۔ مرکزیہ۔ لندن)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

کے تواں کردن شمارِ خوبیٔ عبدالکریم
آنکہ جاں داد از شجاعت برصراطِ مستقیم

عبدالکریم کی خوبیاں کیونکر گنی جاسکتی ہیں۔جس نے شجاعت کے ساتھ صراطِ مستقیم پر جان دی

حامیٔ دیں آنکہ یزداں نامِ اُو لیڈر نہاد
عارفِ اسرارِ حق گنجینۂ دینِ قویم

وہ دین حق کا حامی تھا اس کا خدا نے لیڈر نام رکھا تھا وہ خدائی اسرار کا عارف تھا اور دین متین کا خزانہ

بصدق ورزید و بصدقِ کامل و اخلاصِ خویش
موردِ رحمت شُد اندر درگہِ ربّ علیم

اس نے سچائی کو اختیار کر لیا تھا اور اپنے اخلاص اور صدق کی وجہ سے ربِّ علیم کی درگاہ میں رحمت کا مورد بن گیا تھا

گرچہ جنس نیکواں ایں چرخ بسیار آورد
کم بزاید مادرے با ایں صفا درِّ یتیم!

اگرچہ آسمان نیکوں کی جماعت بکثرت لاتا رہتا ہے۔مگر ایسا شفاف اور قیمتی موتی ماں بہت کم جنا کرتی ہے

مدتے در آتشِ نیچر فرو اُفتادہ بود
ایں کرامت بیں کہ از آتش بروں آمد سلیم

ایک مدت تک وہ نیچریت کی آگ میں پڑا رہا مگر اس کی یہ کرامت دیکھ کہ آگ سے سلامت نکل آیا

زیں عجب تر آنکہ اُو در صحبتم در چند روز
مظہرِ اسرارِ حق شد عارفِ راز قدیم

اس سے بھی عجیب تر بات یہ ہے کہ وہ میری چند روز کی صحبت میں اسرارِ الٰہی کا مظہر اور ازلی رازوں عارف ہو گیا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ان اشعار میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان کی خوبیاں تو اس قدر زیادہ ہیں کہ وہ گنی نہیں جاسکتیں۔انہوں نے نہایت بہادری کے ساتھ سیدھے راستے پر چلتے ہوئے اپنی جان دے دی۔یعنی ساری عمر وہ سیدھے راستے پر چلتے رہے ان میں کسی قسم کی کوئی کجی نہیں تھی۔دین حق کی مدد کا انہیں شوق تھا اور ان کی طرف دیکھ کر دوسرے لوگ بھی دین حق کے حامی بن جاتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے انہیں لیڈر کا نام دے کر اس بات کا ثبوت مہیا فرمادیا کہ وہ سیدھے راستے پر چلنے والے تھے اور بہت سے لوگ ان کے نقش قدم پر چل کر منزل تک پہنچتے تھے۔وہ ان سب کے لیڈر تھے۔حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اللہ کے رموز کے عارف تھے۔اور دینی علوم کا ایک خزانہ۔

حقیقت یہی ہے کہ وہ دینی علوم کو خوب جانتے تھے۔انہوں نے سچائی کا راستہ اختیار کیا اور اپنے اخلاص اور صدق کی وجہ سے انہوں نے اپنی زندگی کو ایسا بنالیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیئے۔حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ یوں تو دنیا میں ہمیشہ نیکوں کی جماعت کثیر تعداد میں رہی ہے یعنی ہر زمانے میں بہت سے لوگ نیکیوں میں بہت آگے ہوتے ہیں۔لیکن یہ نیک شخص بہت سے نیک لوگوں سے آگے تھا۔دنیا اس قسم کے موتی بہت کم پیدا کرتی ہے۔ایک عرصہ تک حضرت مولوی عبدالکریم نیچری افتاد کے تھے۔نیچری وہ لوگ ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب کچھ بنادیا ہے اور خود ایک طرف ہو کے بیٹھ گیا ہے۔اب اس کے صرف قوانین چلتے ہیں وہ خود کسی بات میں دخل نہیں دیتا۔حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ قوانین بنانے کے باوجود اس کے اذن کے بغیر ایک پتہ تک نہیں ہل سکتا۔اس نیچری طبیعت کو حضرت صاحب آگ سے تعبیر کرتے ہیں کیونکہ یہ دراصل خدا تعالیٰ سے دوری ہے۔فرماتے ہیں کہ اس آگ میں ہونے کے باوجود حضرت مولوی عبدالکریم صحیح سلامت اس میں سے نکل آئے اور عجیب بات تو یہ ہے کہ انہوں نے حضرت صاحب کی صحبت میں چند روز یعنی تھوڑا عرصہ ہی رہنے کے باوجود اسرارِ الٰہی کا بہت سا حصہ پالیا اور اسی طرح بہت سے پرانے راز جو اکثر لوگوں سے پوشیدہ ہوتے ہیں ان میں پر کھل گئے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

برلن میں "بیت" کے متعلق جو تحریک کی گئی ہے اس میں دیکھا گیا ہے کہ عورتوں نے اپنے اخلاص کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا ہے جو کسی اور جگہ ہرگز نہیں مل سکتا۔اس وقت تک ۲۵ ہزار کے وعدے ہو چکے ہیں اور کوئی تعجب نہیں کہ جو رقم کہی گئی ہے اس سے بہت زیادہ ہو جائے کیونکہ ابھی تک کئی جماعتیں باقی ہیں۔

اس تحریک کے متعلق بھی دیکھا جائے تو اس میں بھی یہی بات پائی جاتی ہے۔کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔اور وہی بات میں آج پیش کرنا چاہتا ہوں جو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے بعض ایسے سامان پیدا کئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے ہاں یہ تحریک مقبول ہے۔جہاں دوسرے لوگوں کی یہ حالت ہے کہ مال خرچ کرنے کی وجہ سے ان میں سے لوگ (-) چھوڑ جاتے ہیں۔وہاں ہمیں ایک نیا تجربہ ہوا ہے۔میں نے اس بیت کی تحریک کے لئے یہ شرط رکھی تھی کہ احمدی عورتوں کی طرف سے یہ بیت ہو گی۔جو ان کی طرف سے نو احمدی بھائیوں کو بطور ہدیہ پیش کی جائے گی۔اب بجائے اس کے کہ وہ عورتیں جنہیں کمزور کہا جاتا ہے اس تحریک کو سن کر پیچھے ہٹتیں عجب نظارہ نظر آیا۔اور وہ یہ کہ اس تحریک پر اس وقت تک گیارہ عورتیں احمدیت میں داخل ہو چکی ہیں۔تاکہ وہ بھی اس چندہ میں شامل ہو سکیں۔یہ خبر اس وقت تک آ چکی ہے اوروں کا پتہ نہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ عورتیں پہلے ہی احمدی تھیں کوئی اس لئے (-) نہیں بدلا کرتا کہ چندہ دے۔وہ پہلے احمدی تھیں مگر ان میں احمدیت کے اظہار کی جرات نہ تھی۔اب انہوں نے دیکھا کہ اگر اب بھی جرات نہ کی تو اس ثواب سے محروم رہ جائیں گی۔گویا اس طرح اس تحریک نے گیارہ روحوں کو ہلاکت سے بچالیا اور یہ پہلا پھل ہے جو اس تحریک سے ہم نے چکھا ہے۔کہ گیارہ روحیں ہلاکت سے بچ گئی ہیں۔ایک مثل مشہور ہے اور وہی بات یہاں بن جاتی ہے۔کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ گزر رہا تھا اس نے دیکھا کہ ایک بوڑھا اسی نوے سال کی عمر کا درخت لگا رہا ہے اور وہ درخت کوئی اس قسم کا تھا جو لمبے عرصے کے بعد پھل دیتا ہے۔بادشاہ نے اس بوڑھے کو کہا کہ یہ درخت تو بہت عرصہ کے بعد پھل دے گا۔تم اس سے کیا فائدہ اٹھا سکو گے۔بڈھے نے کہا بادشاہ سلامت بات یہ ہے کہ ہمارے، باپ دادا نے درخت لگائے جن سے ہم نے پھل کھائے۔اب ہم درخت لگاتے ہیں جن سے آئندہ آنے والے پھل کھائیں گے۔بادشاہ نے یہ سن کر کہا "زہ" یعنی کیا خوب بات کہی ہے۔اور اس کا حکم تھا کہ جس کی بات پر میں زہ کہوں اسے چار ہزار روپیہ دینا چاہئے جب بادشاہ نے زہ کہا تو چار ہزار کی تھیلی اسے دے دی گئی۔بڈھے نے تھیلی ہاتھ میں لے کر کہا بادشاہ سلامت آپ کہتے تھے کہ تو اس درخت کا پھل کب کھائے گا۔لوگوں کے درخت تو دیر کے بعد پھل دیتے ہیں میرے درخت نے لگاتے لگاتے پھل دے دیا۔بادشاہ نے پھر کہا "زہ" اور خزانچی نے چار ہزار کی تھیلی اسے دے دی۔بڈھے نے دوسری تھیلی لے کر کہا بادشاہ سلامت۔لوگوں کے درخت تو سال میں ایک دفعہ پھل دیتے ہیں۔میرے درخت نے بیٹھے بیٹھے دو دفعہ پھل دے دیئے۔بادشاہ نے پھر کہا "زہ" اور تیسری تھیلی اسے دی گئی۔اس پر بادشاہ نے کہا کہ یہ بڈھا تو ہمیں لوٹ لے گا۔چلو یہاں سے چلیں۔اور روانہ ہو گیا۔

بیت برلن کے متعلق بھی زہ والی ہی مثال ہے۔لوگوں کی بیتیں تو اس لئے بنتی ہیں کہ جو ایمان لے آئے ہیں (کہ وہ عبادت کریں) مگر ہماری بیتوں کی تحریکوں سے ہی لوگ ایمان لے آتے ہیں۔یہ ذرخت کا پھل ہے جو بتاتا ہے کہ یہ درخت کس قسم کی خوبیاں رکھتا ہے۔پھل سے ہی درخت کی خوبی معلوم ہوتی ہے اور اس درخت کے پھل نے بتا دیا ہے کہ یہ بہت اعلیٰ ثمرات رکھتا ہے۔دیکھو جس درخت کو لگاتے ہوئے اس کی جڑ میں گیارہ آدمیوں کے ایمان کا پانی سینچا جائے گا۔وہ کیسا اعلیٰ ہو گا اور اپنے وقت پر وہ کیسے ثمرات دے گا۔

اس کے بعد میں یہاں کی جماعت کے لوگوں کو اور ان کی عورتوں کو اور باہر کی جماعتوں کو اور ان کی عورتوں کو مخاطب کرتا ہوں۔کہ ابھی تک بہت سی جماعتوں کے چندے نہیں آئے۔تازہ تازہ کام کے کرنے میں جو لطف اور ثواب ہوتا ہے وہ بعد میں نہیں ہوتا۔اور سابقون کو جو درجہ حاصل ہوتا ہے وہ بعد میں آنے والوں سے بہت اعلیٰ ہوتا ہے......... دیر سے کام کرنے میں بھی

باقی صفحہ ۵ پر

یہ اشعار جن میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں دراصل ہمارے لئے بھی مشعلِ راہ ہیں۔ہر احمدی کو ایسا ہی ہونا چاہئے جیسا کہ حضرت صاحب نے مولوی عبدالکریم کے لئے ان اشعار میں لکھا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم بھی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی طرح اپنی زندگی میں خوبیاں پیدا کر سکیں اور ہمیشہ سیدھے راستے پر ہمیں چلنے کی توفیق ملتی رہے۔اے خدا تو ایسا ہی کر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا محمد اقبال- مربی سلسلہ

حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکملؔ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی کتاب ازالہ اوہام ص ۴۶۰ میں فرماتے ہیں۔

"اس (خدا تعالیٰ) نے (اپنی خدائی خبر) میں وعدہ فرمایا ہے کہ وہ اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزار ہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آب پاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا۔ یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ پر رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے"۔

اس (خدائی خبر) پر غور کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی نصرت و تائید سے ایسے مخلصین اور جان نثار رفقاء عطا فرمائے گا جو خداداد قابلیتوں کو دین حق (احمدیت) کی ترویج و اشاعت میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور ہر ایک اپنی کامل جدوجہد اور سعی صرف کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرے گا۔ گویا وہ ایسے چراغ کی طرح ہوگا جو اونچی جگہ پر رکھا گیا ہو اور وہ روشنی کو چاروں طرف دور دراز علاقہ تک پھیلانے میں مصروف ہو۔

مجھے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیم رفقاء میں سے ایک بہت ہی مخلص رفیق نامور صحافی اور شاعر حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب کا ذکر مقصود ہے۔

پیدائش:۔ آپ ۲۵۔ مارچ ۱۸۸۱ء مطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۲۹۸ھ کو موضع گولیکی ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔

نام: والد محترم مولوی امام الدین صاحب نے بچے کا نام ظہور الدین رکھا۔

تعلیم:۔ آپ نے گھر پر کلام الٰہی احادیث اور دیگر عربی و فارسی کی ابتدائی کتب پڑھیں۔ ۱۸۹۵ء میں مڈل فارسی ورنیکلر کا امتحان کنجاہ سے پاس کیا۔

۱۸۹۶ء '۱۸۹۷ء میں آپ مشن ہائی سکول گجرات کی جونیئر سپیشل کلاس میں داخل ہوئے اور روزانہ ۷ میل کا فاصلہ طے کر کے گجرات سکول پڑھنے جایا کرتے تھے

بیعت:۔ بعد ازاں آپ کو انٹرنس کی تعلیم کے لئے مولوی فیض اللہ صاحب امرتسری کے پاس بھجوایا گیا۔ جہاں سے آپ دستی بیعت کے لئے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور بیعت سے مشرف ہوئے اس وقت آپ کی عمر ۱۶ سال تھی۔ آپ کی بیعت اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء میں شامل ہونے کے متعلق مورخ احمدیت مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب لکھتے ہیں۔

"اس سال (۱۸۹۷ء) جو بزرگ جماعت احمدیہ سے منسلک ہو کر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء میں شامل ہوئے ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔ (۱) حضرت مولانا شیر علی صاحب (۲) حضرت مولانا غلام نبی صاحب مصری (۳) حضرت حافظ رسول صاحب وزیر آبادی (۴) مولوی محمد فضل صاحب چنگوی (۵) حضرت چوہدری نظام الدین صاحب (۶) حضرت منشی کرم علی صاحب کاتب (۷) جناب مولوی محمد علی صاحب (۸) حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی (۹) حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم ص ۴۸۱)

ملازمت:۔ امرتسر سے آپ کو بیٹر فیروز پور میں داروغہ عبدالحمید صاحب کے پاس بھیجا گیا پھر آپ نے جہلم میں کرتی سنگھ جج کی عدالت میں کچھ عرصہ ملازمت کی۔ اور چند روز خوجیانوالہ ضلع گجرات میں امدادی مکتب میں بھی کام کیا۔

حضرت بانی سلسلہ سے ملاقات:۔ ۱۹۰۲ء میں آپ نے اکثر قادیان آنا جانا شروع کر دیا تھا۔ چونکہ باقاعدہ ملازمت کا کوئی انتظام نہ تھا لہذا آپ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے ماتحت اخبار "البدر" میں کام کرتے رہے۔ تاہم آزاد تھے کبھی گاؤں چلے جاتے کبھی ڈیوٹی پر حاضر ہو جاتے۔ اس ضمن میں آپ کے بڑے صاحبزادے عبدالرحمان جنید ہاشمی صاحب فرماتے ہیں۔

۱۹۰۴ء ماہ ستمبر میں حضرت مولوی غلام رسول صاحب نے لنگے والوں کے ساتھ لاہور جا کر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے مسائل دریافت کئے ہیں پر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے آپ کو قادیان (ترک وطن) کر کے آنے کی تاکید فرمائی...... ۱۹۰۶ء کے جلسہ سالانہ پر ترک وطن کر کے قادیان میں آگئے۔

جنوری ۱۹۰۷ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ عبادت کے بعد بیت مبارک میں تھے تو آپ نے وہ نظم حضرت صاحب کی خدمت میں پڑھ کر سنائی جو قبل از عبادت آپ نے فی البدیہہ کہی تھی جس کے ایک دو شعر یہ ہیں۔

آتشِ فرقتِ محبوب نے جب گرمایا
جذبۂ شوق زیارت مجھے پھر لے آیا
پھوٹے وہ آنکھ نہ جس میں ہو ترا شوق دید
ٹوٹے وہ ہاتھ جو بیعت کو نہ تیری آیا

(الفضل ۱۱۔ نومبر ۱۹۶۶ء)

۶۔ مارچ ۱۹۰۸ء کو جب آپ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت پر مشتمل ظہور..... خلق [illegible] اور الاستخلاف کتب خدمت میں پیش فرمائیں تو آپ نے ملاحظہ فرمانے کے بعد اپنے قلم مبارک سے درج ذیل سند قبولیت عطا فرمائی۔ "آپ کی تینوں کتابیں آپ کی طرف سے تحفہ مجھ کو ملا (اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر جزاء عطا فرمائے) تھوڑا تھوڑا میں نے تینوں کو دیکھ لیا ہے۔ عمدہ اور مدلل بیان ہے۔ خدا تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آمین۔ آپ کو اس کی ہر ایک موقع مناسب پر اشاعت کرنی چاہیئے تا دوہرا ثواب ہو۔"

(الفضل ۲۹۔ ستمبر ۱۹۶۶ء)

مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے حضرت قاضی صاحب کی خدمات الفضل کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا یہ بیان تحریر فرمایا۔

"جب الفضل نکلا۔ اس وقت ایک شخص جس نے اس اخبار کی اشاعت میں شائد مجھ سے بھی بڑھ کر حصہ لیا وہ قاضی ظہور الدین اکمل ہیں۔ اصل میں سارے کام وہی کرتے تھے اگر ان کی مدد نہ ہوتی تو مجھ سے اس اخبار کا چلانا مشکل ہوتا۔ رات دن انہوں نے ایک کر دیا تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم ص ۴۸۲)

الفضل کی خدمات کے سلسلہ میں ایک دفعہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے کریمانہ اور مشفقانہ انداز میں فرمایا کہ اس پر حضرت قاضی صاحب کی نسلیں جس قدر فخر کریں کم ہے۔

(الفضل ۲۹ ستمبر ۱۹۶۶ء)

دعوت الی اللہ کا ایک واقعہ یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضرت قاضی صاحب کے دل و دماغ میں دعوت الی اللہ کا بڑا جوش پایا جاتا تھا وہ اس غرض اور مزید حصول علم یا تلاش معاش کے لئے پنجاب کے کئی شہروں کے سفر پر گئے ان میں سیالکوٹ 'جموں' لاہور ' امرتسر' فیروز پور ' ہوشیار پور' لدھیانہ وغیرہ قابل ذکر ہیں آپ نے ان سفروں اور اپنی بیماریوں کا ذکر بڑے دلچسپ پیرایہ میں مثنویوں کی صورت میں کیا ہے۔ ذیل میں ایک دلچسپ واقعہ مکرم عبدالرحمان صاحب جنید تحریر فرماتے ہیں۔

"۱۹۰۷ء میں حضرت قاضی صاحب نے باقاعدہ طور پر اخبار بدر میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے ساتھ کام کرنا شروع کر دیا۔ اسی سال انہوں نے ضلع گجرات کا دورہ بھی کیا جگہ جگہ بیوت میں جلسے کرا کے تقریریں بھی کیں۔ رڑل۔ رجوعہ۔ کھاریاں کے جلسے بڑے کامیاب رہے۔ ایک دفعہ ذکر کیا کہ شائد علاقہ گجرات میں پہلا "مار کھانے والا احمدی" ہونے کا مجھے فخر حاصل ہے۔ ایک جگہ (شاید میاں وڈے کا درس) میں بیس پچیس مولویوں سے وفات مسیح ناصریؑ پر گفتگو ہو رہی تھی کہ آپ نے فر فر حوالے پڑھنے شروع کر دیئے۔ ایک ملّا نے آگے بڑھ کر تھپڑ مار دیا اور کہا "حوالے پڑھتے ہو؟ ہم نے تو کبھی حوالے نہیں دیئے)

(الفضل ۱۱۔ نومبر ۱۹۶۶ء)

عقیدت و محبت:۔ آپ کو اپنے پیارے آقا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ والہانہ عشق تھا یہی وجہ ہے کہ آپ نے عقائد احمدیت کو پھیلانے کے لئے ملکی اخبارات میں اخلاقی و دینی مضامین کا ایک سلسلہ شروع کر دیا۔ اور ۱۹۰۶ء میں قادیان آنے کے بعد انہوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حمایت اور ابلاغ میں دن رات ایک کر دیا۔ سو اسی ضمن میں آپ کے بیٹے مکرم عبدالرحمان جنید صاحب لکھتے ہیں۔

آپ قادیاں میں چالیس بیالیس سال رہے ہیں اس عرصہ میں قریباً ہر روز بلاناغہ نماز فجر کے بعد مزار حضرت صاحب پر حاضری دی ہے۔ بارش آندھی وغیرہ کی بھی پرواہ نہیں کی۔ البتہ ایسی حالت بیماری یا ضرورت لایطاق کے وقت کوئی ناغہ ہو جائے۔ شام کو یا کسی اگلے وقت تلافی کر لیتے تھے۔ آپ کی نظموں میں بہشتی مقبرہ۔ مزار حضرت صاحب اور باغ کی طرف کئی اشارات پائے جاتے ہیں۔ مثلاً

علی الصباح کہ مردم بکاروبار روند
بلاکشانِ محبت بکوئے یار روند

(الفضل ۱۱۔ نومبر ۱۹۶۶ء)

جماعتی خدمات آپ کی جماعتی و دینی خدمات جلیلہ کے متعلق مدیر صاحب الفضل لکھتے ہیں

"۱۹۱۳ء میں جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اخبار الفضل جاری فرمایا تو آپ نے حضرت صاحب کے دست راست کے طور پر اس کو کامیاب بنانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور نہایت ہی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ ٹھوس علمی مضامین لکھنے کے علاوہ آپ نے مینجر کے فرائض بھی انجام دیئے۔ بعد ازاں آپ سالہا سال تک کبھی بطور اسٹنٹ ایڈیٹر کبھی بطور ایڈیٹر اور کبھی بطور مینجر اس اخبار کے ساتھ منسلک رہے۔ قلمی لحاظ سے غیر مبائعین کے فتنہ کے مقابلہ کرنے میں بھی آپ پیش پیش رہے اور ایسی گراں بہا خدمات انجام دیں۔ جو ہمیشہ یاد رہیں گی .... الفضل میں کام کرنے کے علاوہ آپ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۲۲ء تک رسالہ تشحیذ الاذہان کے بھی ایڈیٹر رہے اور جب اس رسالہ کو ۱۹۲۲ء میں ریویو آف ریلیجنز اردو میں مدغم کر دیا گیا تو آپ ریویو کی ادارت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ایک لمبا عرصہ تک آپ نے رسالہ مصباح کی ادارت کے فرائض بھی انجام دیئے۔ الغرض مسلسل ۳۲ سال تک نہایت قابل قدر قلمی خدمات سرانجام دینے کے بعد ۱۹۳۸ء میں آپ صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت سے ریٹائر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئے۔ اسی وقت آپ ناظم طباعت و اشاعت کے عہدہ پر بھی فائز تھے۔ ریٹائر ہونے کے بعد قیام پاکستان تک آپ قادیان میں بھی رہائش پذیر رہ کر نوجوانوں میں مضمون نویسی کا شوق اجاگر کرتے رہے۔ بہت سے قابل نوجوانوں کو صاحب قلم بنانے میں آپ کا حصہ بہت نمایاں ہے۔"

(الفضل ۲۹۔ ستمبر ۱۹۶۶ء)

آپ کی جماعتی قلمی خدمات کے سلسلہ میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد تحریر فرماتے ہیں۔

"قاضی صاحب کو اخبار الفضل۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز (اردو) تشحیذ الاذہان مصباح اور احمدیہ گزٹ غرضیکہ سلسلہ کے اکثر قدیم رسائل و جرائد کی قابل رشک خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ خصوصاً الفضل کی اشاعت میں آپ نے نمایاں حصہ لیا۔"

(تاریخ احمدیت جلد دوم ص ۴۸۲ حاشیہ)

تصانیف :۔ آپ کی تصانیف کے بارے میں مکرم عبدالرحمٰن جنید ہاشمی صاحب تحریر کرتے ہیں۔

آپ نے بہت ہی چھوٹی عمر میں مضمون نگاری شروع کر دی تھی۔ چنانچہ آپ کی تصانیف جن میں کتب رسائل وغیرہ شامل ہیں کی تعداد چالیس سے تجاوز کرتی ہے۔ ابتدائی کتب میں پنج گنج (چار قل اور عم یتساءلون پنجابی اردو منظوم ترجمہ) قصص القرآن (پانچ ہزار اشعار) سخن خوب (مجموعہ حکایات منظومہ) منظوم (سورہ رحمان و یٰسین) قصیدہ امال (منظوم ترجمہ) کتاب صرف۔ ناول ۲ جلد بہجۃ المرجان (غزلیات قصائد مثنویات) وغیرہ ہیں اور ۱۹۰۶ء کے بعد نغمہ اکمل (دس حصص) الواح الھدیٰ احادیث ظہور......... اور ظہور.......... کرامات......... استخلاف وغیرہ کئی مشہور کتابیں ہیں۔ ان کے علاوہ مضامین اور مراسلات جو سلسلہ کے اخباروں کے علاوہ ملک کے دیگر اخباروں میں لکھے۔ ان کا شمار نہیں صرف ۱۹۰۳ء کی ایک بنائی ہوئی فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ۲۸ مختلف اخبارات میں ۱۳۶ مضامین صرف ایک سال کے عرصہ میں لکھے۔ ۱۹۰۷ء میں بدر کے علاوہ ڈائری کے ۱۸ اور الحکم میں ۱۰ مضامین نام سے چھپے ہیں۔

(الفضل ۲۔ نومبر ۱۹۶۶ء)

عام خدمات یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ بحیثیت شاعر حضرت قاضی صاحب جماعت میں بلند مقام رکھتے تھے۔ اکثر جماعتی تقریبات پر آپ کی کوئی نہ کوئی نظم حاضرین کی خدمت میں پیش کی جاتی۔ آپ کی شاعری میں سلاست و روانی اور قادر الکلامی کے ساتھ ساتھ سادگی بھی بدرجہ اتم پائی جاتی تھی۔ آپ چونکہ قادر الکلام شاعر تھے لہٰذا وسعت قلبی سے نوجوان شاعروں کے مسودات کی اصلاح بھی فرمایا کرتے تھے۔ جو کوئی بھی حاضر ہوتا آپ اصلاح و مدد فرما دیتے۔ اس ضمن میں گذشتہ روز مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ نے اپنا درج ذیل واقعہ بیان فرمایا کہ مجھے بھی حضرت قاضی ظہور الدین صاحب اکمل کی شاگردی کا اعزاز حاصل ہے وہ یوں کہ میں ایک دفعہ محترم قاضی صاحب کی خدمت میں اپنی کتاب "اشارے" کی ایک نظم کا مسودہ لے کر حاضر ہوا تو مکرم قاضی صاحب نے میرے ایک شعر میں لفظ "عرش" کی بجائے "چرخ" کا لفظ استعمال کرنے کا مجھے مشورہ مرحمت فرمایا میں نے غور کیا تو ان کی یہ درستی بہت ہی موزوں پائی۔ میں ان کی اس اصلاح اور مدد پر ان کا بہت ہی ممنون اور شکر گزار ہوں۔ اور اس وجہ سے میں اپنے آپ کو ان کا بھی شاگرد سمجھتا ہوں۔

دلچسپ واقعہ مکرم داؤد طاہر صاحب بی۔اے ربوہ ابن محترم مولانا محمد یعقوب صاحب طاہر سابق انچارج صیغہ زود نویسی حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب کی ایک نظم جو الفضل میں شائع ہوئی کے متعلق یہ مزاحیہ واقعہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم مرزا عبدالمجید صاحب ریٹائرڈ کارکن صدر انجمن نے ایک دفعہ میں میری موجودگی میں حضرت قاضی صاحب کے سامنے ان کی زندگی کا ایک واقعہ دہراتے ہوئے بیان کیا کہ ایک دفعہ آپ نے ایک نظم لکھی جس کا عنوان تھا مقبرہ میں مجھے تھوڑی سی زمین مل جائے۔ یہ نظم الفضل میں شائع ہوئی۔ اتفاقاً ان اشعار کی اشاعت کے کچھ عرصہ بعد ہی آپ شدید طور پر بیمار ہو گئے۔ انہی دنوں ایک شام حضرت امام جماعت الثانی آپ کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور حضرت قاضی صاحب کی چارپائی کے قریب ہی کرسی پر بیٹھ گئے اور مسکراتے ہوئے پوچھا "کیوں قاضی صاحب ابھی مقبرہ جانے کی تیاری کر لی؟

(الفضل ۲۔ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

امامت سے محبت و عشق امامت سے آپ کو بہت گہری عقیدت و محبت تھی۔ جب حضرت امام جماعت الثانی کا ۸۔ نومبر ۱۹۶۵ء کو وصال ہوا تو حضرت صاحب کی آخری زیارت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت قاضی صاحب لکھتے ہیں۔

"۸۔ نومبر کی صبح کو زائرین کا تانتا لگ گیا۔ میں بیمار و ناتواں' میرے دل کی تڑپ رنگ لائی اور ایک کار ۹۔ نومبر کو میرے لئے بھجوائی گئی تا میں آخری زیارت سے مشرف ہو سکوں۔ میں سرہانے کھڑا ہوا اور میں نے آواز سے کہا یہ وہ لب ہیں جن سے ، حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جبین مبارک پر بوسہ کا شرف عالم وارفتگی میں حاصل کیا تھا۔ اب حضرت صاحب کی پیشانی پر بوسہ دیتا ہوں۔ طبتَ حیاً و میتاً کہا اور (اے اللہ آپ کا درجہ جنت میں بلند فرما) کہتا ہوا واپس لوٹ آیا۔"

(الفرقان فضل عمر نمبر)

حضرت اماں جان کی شفقت :حضرت اماں جان کی شفقت اور عنایت کے متعلق حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کے بڑے صاحبزادے محترم عبدالرحمان جنید ہاشمی لکھتے ہیں۔

"ہماری والدہ محترمہ جو خود لکھی پڑھی اور استانی تھیں نے ہماری تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا والد صاحب تو دفتری اور سلسلہ کے کام میں اسی قدر مصروف رہتے کہ اور کسی بات کی ہوش نہ تھی۔ ۱۹۱۶ء میں حضرت اماں جان کی خاص عنایت اور تلطف سے برائے نام قیمت پر تشحیذ کے دفتر کی ساتھ والی زمین ہمیں ملی۔ جس پر پہلے کچا پھر غلافی اور پھر دو منزلہ پختہ مکان بنانے کی توفیق ملی۔ اس کے دروازے پر حضرت والد صاحب کا ہی شعر ہے۔

لاج رکھ لینا الٰہی کوششِ تعمیر کی
میں نے کچھ تنکے چنے ہیں آشیانے کے لئے

(الفضل ۱۱۔ نومبر ۱۹۶۶ء)

عادات و خصائل :۔ مکرم داؤد طاہر صاحب حضرت قاضی صاحب کے حلیے اور عادات و خصائل کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔

"حضرت قاضی صاحب دبلے پتلے جسم کے مالک تھے۔ جب سے میرا ان سے تعارف ہوا میں نے انہیں لیٹے ہوئے دیکھا اور بتانے والے بتاتے ہیں کہ آپ شروع سے ہی سارے کام لیٹ کر سرانجام دیا کرتے تھے۔ قادیان میں آپ کا دفتر "قاضی صاحب کا دربار" کے نام سے مشہور تھا۔ گاؤ تکیے کے سہارے آپ تخت پوش پر لیٹے رہتے۔ دفتری کارکنان ارد گرد بیٹھے کام کرتے رہتے۔ چلنے پھرنے اور سفر سے آپ عموماً گھبراتے تھے۔

وفات :۔ آپ کی وفات کی افسوسناک خبر روزنامہ الفضل نے ان الفاظ میں شائع کی۔

ربوہ ۲۷۔ ستمبر نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے نامور صحافی و شاعر۔ حضرت امام جماعت الثانی کے دیرینہ قلمی رفیق کار و معاون حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آج مورخہ ۲۷۔ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز سہ شنبہ صبح ساڑھے چھ بجے اچانک وفات پا گئے۔

(الفضل ۲۸۔ ستمبر ۱۹۶۶ء)

جنازہ اور تدفین اسی روز یعنی ۲۷۔ ستمبر مطابق ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ ۱۹۶۶ء کو عصر کے بعد حضرت امام جماعت الثالث نے بہشتی مقبرہ میں جنازہ پڑھایا جس میں اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ فارغ ہونے کے بعد حضرت صاحب نے جنازہ کو کندھا دیا اور قطعہ خاص میں تشریف لے جا کر تدفین مکمل ہونے تک آپ وہیں ٹھہرے رہے اور دعا کرائی۔ بوقت وفات حضرت قاضی صاحب کی عمر ۸۵ (پچاسی) سال تھی۔ یاد رہے کہ ان کو ان کی وصیت کے مطابق تابوت کے بغیر لحد میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ قاضی صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ ۳

ثواب میں کمی ہو جاتی ہے۔ یہاں کی ان مستورات کو جنہوں نے چندے نہیں دیئے یا ادا نہیں کئے۔ اور باہر کی مستورات کو بھی جنہوں نے چندے نہیں لکھائے یا ادا نہیں کئے تحریک کرتا ہوں کہ وقت پر ایک پیسہ جو فائدہ دے سکتا ہے بے وقت ہزار روپیہ بھی اتنا فائدہ نہیں دے سکتا۔ پس جن بہنوں نے چندے لکھائے ہیں ان کو چاہئے کہ جلدی ادا کریں۔ اور بھائیوں کو چاہئے کہ ان کو تحریک کرتے رہیں۔ اگرچہ اس کام میں مردوں کا چندہ نہیں رکھا گیا۔ مگر وہ عورتوں میں تحریک کر کے ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ اب کئی گھبرا کر لکھ رہے ہیں کہ ہماری عورتیں غیر از جماعت ہیں ہم کیا کریں۔ میں کہتا ہوں کہ تمہاری سستی کا خمیازہ ہے۔ کیوں تم نے ان کو احمدی نہیں کیا۔ اور جب تم نے اس قدر سستی دکھائی ہے تو یہی وقت ہے کہ تم کو چوٹ لگے اور تم محسوس کرو کہ تم سے کس قدر کوتاہی ہوئی۔

پھر یہ بھی ایمان کی علامت ہے کہ کئی لوگ لکھ رہے ہیں کہ آپ دعا فرمائیں میری بیوی چندہ دینے میں کمزوری نہ دکھائے کہتے ہیں کسی (۔) نے عورتوں میں چندہ کی تحریک کی۔ اس کی اپنی بیوی بھی بیٹھی ہوئی تھی وہ بھی ایک بالی دے آئی۔ جب وہ گھر آیا اور معلوم ہوا کہ اس کی بیوی نے بھی بالی دی ہے تو کہنے لگا تم نے بالی کیوں دی؟ یہ تحریک تو اوروں کے لئے تھی نہ کہ اپنے گھر کے لئے؟ لیکن ہماری جماعت کے لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ لکھ رہے ہیں دعا کی جائے کہ ان کی عورتیں چندہ دینے میں کوتاہی نہ کریں۔ پھر بعض لکھ رہے ہیں وفات یافتہ بیوی کی طرف سے چندہ دینے کی اجازت دی جائے۔

غرض یہ ایسا نظارہ ہے کہ جو اپنی نظیر نہیں رکھتا .... دوستوں کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے جلدی اس ثواب کو حاصل کرنے کی عورتوں کو تحریک کریں۔ کیونکہ اگر اسی وقت بیت بننے لگے تو اس رقم میں بن سکتی ہے ورنہ بعد میں ممکن ہے کہ دس لاکھ میں بھی نہ بن سکے۔ پس مردوں کو چاہئے کہ تحریک میں جلدی کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور پورا کرنے کی توفیق دے۔ اور ہدایت پر قائم رکھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

چند روز ہوئے ماہنامہ خالد کے مدیر صاحب سید مبشر احمد ایاز دفتر الفضل میں تشریف لائے۔ وہ خالد کا ایک "ملک سیف الرحمان نمبر" نکال رہے ہیں۔ مجھ سے بھی چاہتے تھے کہ میں ان کے متعلق کچھ کہوں۔ انہوں نے کئی دوستوں سے خط کے ذریعہ محترم ملک صاحب کی زندگی کے حالات یا ان کی سیرت کے متعلق کچھ تحریر کرنے کے لئے کہا ہے۔ مجھ سے بھی یہ بات کہی تھی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا تھا کہ اگر آپ لکھ نہ سکیں تو ایک انٹرویو کی صورت میں ہم آپ سے یہ باتیں سن لیں گے اور انہیں ترتیب دے کر ماہنامہ خالد میں شائع کر دیں گے۔

اس وقت جو تصویر میرے سامنے ہے یہ اس وقت کی ہے جب محترم ملک سیف الرحمان صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ کے پرنسپل تھے۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تھے میں وکیل التعلیم تھا اور محترم ملک صاحب پرنسپل۔ چنانچہ ایک روز محترم وکیل اعلیٰ صاحب نے فیصلہ کیا کہ محترم ملک صاحب سے ان کے دفتر میں ملاقات کی جائے اور بعض ضروری امور کے متعلق ان سے مشورہ کیا جائے اور ان کی تجاویز حاصل کی جائیں۔ چنانچہ محترم وکیل اعلیٰ صاحب اور خاکسار دونوں محترم ملک سیف الرحمان صاحب کے دفتر میں ان سے مشورے کے لئے پہنچ گئے۔ اس گفتگو کے لئے انہوں نے مکرم محمد دین صاحب ناز اور خاکسار کے والد بزرگوار حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب کو بھی بلا لیا۔ اور جامعہ کے متعلق مختلف پہلوؤں پر گفتگو ہوتی رہی۔

محترم ملک صاحب سے مجھے خاصا قرب حاصل تھا۔ مجلس افتاء میں بھی ان کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا تھا اور کئی اہم امور ان دنوں میں طے پائے تھے۔ جب وہ مجلس افتاء کے سیکرٹری تھے۔ اور خاکسار مجلس افتاء کا رکن۔ ان کے ساتھ بعض دورے کرنے کا بھی موقعہ ملا۔ اور ایک دو دفعہ چھمب جوڑیاں جانے کا بھی۔ چھمب جوڑیاں تو صحافیوں کی انجمن کے نمائندے گئے تھے۔ محترم ملک صاحب مصباح کی مدیرہ کی طرف سے۔ حضرت مولانا ابوالعطا صاحب الفرقان کے مدیر ہونے کی حیثیت سے۔ خاکسار ماہنامہ تحریک جدید کا مدیر ہونے کی حیثیت سے۔ محترم شفیق قیصر صاحب غالباً خالد کی طرف سے۔ چھمب جوڑیاں کے علاقہ میں جہاں مفتوحہ علاقے کا بورڈ لگا ہوا ہے وہاں بورڈ کے ایک طرف محترم ملک سیف الرحمان صاحب اور میں کھڑے ہیں اور دوسری طرف دو اور دوست۔ اسی طرح وہاں توی دریا یا جو کچھ بھی وہ اسے کہتے ہیں اس میں سے گذرتے ہوئے بعض بڑی لطیف باتیں ہوئیں۔ مثلاً یہ بات کہ کوئی چیز بظاہر مذکر لگتی ہے لیکن ہوتی چھوٹی ہے۔ اسی کو مونث بنا دیا جائے تو وہ بڑی چیز کا نام بن جاتا ہے۔ "توا" چھوٹی سی چیز ہے۔ چولہے پر رکھ کر روٹی پکاتے ہیں لیکن "توی" ایک دریا کا نام ہے۔ چونکہ اس گروپ میں محترم ملک سیف الرحمان صاحب بھی تھے اور خاکسار نسیم سیفی بھی۔ اس لئے بات اس پر بھی چلی کہ سیف ایک چھوٹی سی چیز ہے اور سیفی کہتے ہیں۔ الٹی سیفی پڑنا یہ بہت بڑی چیز ہے۔ اسی طرح بعض اور الفاظ بھی سامنے آئے مثلاً چھوٹے سے مکان کو کوٹھا اور بڑے مکان کو کوٹھی کہا جاتا ہے۔ اور ہنستے کھیلتے اس گروہ نے چھمب جوڑیاں کا دورہ کیا اور واپس آکر حضرت امام جماعت الثالث کو اس دورے کی رپورٹ پیش کی۔

تصویر میں مکرم محمد دین صاحب ناز بھی ہیں۔ واقفیت تو میری ان سے تھی ہی۔ لیکن جب ایک دفعہ ایک ایف آئی آر سیل کی جانے کے باعث ہم چار پانچ افراد کو کسی خاص مقام پر (پوشیدہ) رکھا گیا۔ تو جو ان سے میری گفتگوئیں ہوئیں انہوں نے مجھے بہت متاثر کیا۔ میں حیران تھا کہ یہ شخص ایسا لگتا تو نہیں۔ ویسا تو عربی کے عالم یقیناً ہوں گے اور ہیں بھی لیکن جب انہوں نے فضاء اور خلاء اور ستاروں اور سیاروں کے متعلق باتیں کیں تو میں حیران رہ گیا۔ بلکہ میں نے اپنے اس تاثر کا ذکر ایک دفعہ وکیل اعلیٰ صاحب سے بھی کیا۔ جامعہ کے متعلق باتیں ہو رہی تھیں۔ مختلف اساتذہ کی صلاحیتوں کا ذکر تھا میں نے ان سے کہا میں مکرم محمد دین صاحب ناز سے بہت متاثر ہوں۔ اور انہوں نے میری اس بات کو درست سمجھتے ہوئے میرا خیال ہے محمد دین صاحب ناز کے متعلق اپنے خیالات بلند کر لئے۔ میرے لئے یہ بات خوشی کا باعث تھی۔ مکرم محمد دین ناز صاحب اسیر راہ مولیٰ بھی رہے ہیں اور میرے ساتھ ایک ہی جیل میں تھے ہمارے دوسرے ساتھی مکرم آغا سیف اللہ صاحب مکرم قاضی منیر احمد صاحب مکرم چوہدری ابراہیم صاحب تھے۔ مکرم و محترم ملک سیف الرحمان صاحب اتنا نپا تلا فتویٰ دیتے تھے کہ میں نے کئی دفعہ ان سے گذارش کی کہ ہمیں آپ جیسے یکے بعد دیگرے کئی مفتی درکار ہیں۔ کیونکہ آپ متشدد بھی نہیں ہیں اور بلاوجہ نرمی کے بھی قائل نہیں۔ محترم صاحبزادہ مبارک احمد صاحب ایک لمبے عرصے سے وکیل التبشیر اور وکیل اعلیٰ تھے۔ مجھے سالہا سال ان کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا اور جیسا کہ میں نے پہلے کئی دفعہ اور جیسا کہ میں نے پہلے کئی دفعہ یہ بات کہی ہے ان کی گفتگو سے اور ان کے کردار سے بہت کچھ سیکھنے کا موقعہ ملا۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں نے محترم صاحبزادہ صاحب کے ساتھ کام کیا ہے۔ انہیں مجھ پر اعتماد تھا اور جب میں سیرالیون کچھ عرصہ کے لئے گیا تو جتنے بھی مربی میرے وہاں جانے کے بعد سیرالیون پہنچے ان سے میاں صاحب یہ کہتے کہ مجھے یہاں ہدایات دینے کی ضرورت نہیں۔ ہمارا آدمی وہاں موجود ہے۔ اشارہ میری طرف تھا کہ وہ آپ کی رہنمائی کرے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھ سے ایک معمولی سے مربی کے لئے وکیل اعلیٰ کے یہ الفاظ باعث اعزاز ہیں۔

محترم والد بزرگوار حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب کے متعلق میں پہلے بہت کچھ کہہ چکا ہوں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہاں ان باتوں کے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن چونکہ جامعہ کا ذکر ہو رہا ہے اس لئے یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ۱۹۴۹ء سے لے کر ۱۹۸۱ء تک جتنے بیرونی طالب علم جامعہ میں تعلیم کے لئے آئے انہیں اردو پڑھانے کا فخر محترم والد صاحب کو حاصل ہوا۔ شروع ہی میں حضرت امام جماعت الثانی نے آپ پر اعتماد کرتے ہوئے فرمایا کہ باہر سے آنے والے نوجوانوں کو آپ اردو پڑھایا کریں اور محترم میر داؤد احمد صاحب اکثر کہا کرتے تھے کہ آپ کے پاس جادو ہے۔ آپ کو اردو پڑھانا آتا ہے۔ اور آپ خوب پڑھاتے ہیں۔ اس کا ذکر محترم میر صاحب نے بعض خطوط میں بھی کیا ہے۔ اور اس ساری بات پر مجھے بھی فخر حاصل ہے کہ میرے والد محترم کے متعلق یہ بات کہی جائے اور ان پر اعتماد کا ذکر کیا جائے۔ بہرحال یہ تصویر میں سمجھتا ہوں کہ اس لئے خصوصیت کی حامل ہے کہ یہ جامعہ احمدیہ کی تصویر ہے اس میں جامعہ احمدیہ کے دو پروفیسر موجود ہیں پرنسپل صاحب موجود ہیں وکیل التعلیم موجود ہے اور محترم وکیل اعلیٰ صاحب بھی موجود ہیں۔

Unsalable

My thoughts
And the words that drop from my lips
My pen
And the ink that from the inkpot it sips
My deeds
That from my heart and head proceed
My courage
That is my conscience and my very life indeed
They are mine
And for ever they will remain mine
I am sure they will shine
And for ever they will shine
In the world around
There is none who can talk to me and tell
That even for a moment
I should give them away, much less sell
They are me and I am they
From me, they can never be taken away.

(Songs of the Soul)

ناقابلِ فروخت

میرے خیالات
اور وہ الفاظ جو میرے ہونٹوں سے نکلتے ہیں
میرا قلم
اور وہ سیاہی جو وہ دوات سے گھونٹ گھونٹ حاصل کرتا ہے
میرے اعمال جو میرے دل اور میرے ذہن کا نتیجہ ہوتے ہیں
میرا حوصلہ یعنی میرا ضمیر
اور در حقیقت میری زندگی
یہ سب چیزیں میری ہیں
اور ہمیشہ یہ چیزیں میری رہیں گی
مجھے اس بات کا یقین ہے کہ وہ روشن سے روشن تر ہوں گی
اور وہ ہمیشہ روشن رہیں گی.
ساری دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے
جو مجھ سے بات کرے یہ بتانے کے لئے
کہ چاہے ایک لمحہ کے لئے ہو
میں انہیں کسی اور کو دے دوں
بیچنا تو بہت بڑی بات ہے
وہ میں ہوں اور میں وہ ہوں
مجھ سے وہ کسی طرح بھی چھینے نہیں جا سکتے

اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کریں

عاجزی اختیار کرنی چاہئے عاجزی کا سیکھنا مشکل نہیں ہے اس کا سیکھنا ہی کیا ہے۔ انسان تو خود ہی عاجز ہے اور وہ عاجزی کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہے (-) تکبر وغیرہ سب بناوٹی چیزیں ہیں۔ اگر وہ اس بناوٹ کو اتار دے تو پھر اس کی فطرت میں عاجزی ہی نظر آوے گی۔ اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعا سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم شیخ ظہور الدین صاحب دار العلوم غربی (ب) ربوہ لکھتے ہیں۔
میرے بیٹے مکرم شیخ سفیر الدین کا جرمنی میں مورخہ ۱۸۔ مئی ۱۹۹۵ء کو پھیپھڑوں کا اپریشن ہوا ہے۔ مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم رانا لطف الرحمان خالد صاحب بوجہ ہائی بلڈ پریشر شوگر مورخہ ۹۵-۵-۶ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم رشید احمد اختر صاحب کارکن دار الضیافت ربوہ کا بیٹا عزیز عدنان احمد متعلم نصرت جہاں اکیڈمی گذشتہ کئی روز سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے۔ بچے کو ٹائیفائڈ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب دار الصدر غربی ربوہ کا موتیا اور مثانہ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا تھا جو کامیاب رہا لیکن بعد اپریشن پیشاب کی وجہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ حمیدہ بی بی صاحبہ اہلیہ محمد رفیق صاحب دار النصر وسطی ربوہ بعمر ۴۵ سال بقضائے الٰہی مورخہ ۹۵-۵-۱۰ وفات پاگئیں اور قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ امۃ القدیر صاحبہ بنت عبد الغفور صاحب نسنور ریاست پٹیالہ سے وصیت کی تھی۔ ان کے بارہ میں کسی دوست کو علم ہو یا وہ خود پڑھیں تو دفتر وصیت کو اطلاع دیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

امراء اضلاع، صدران مربیان، معلمین سلسلہ کی خدمت میں

○ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک کے لئے حضرت صاحب کے ارشادات کی روشنی میں تحریر ہے کہ:۔
۱۔ امیدوار کے لئے فرسٹ ڈویژن میٹرک ہونا ضروری ہے۔ تاہم فرسٹ ڈویژن سے کم نمبر لینے والوں کے لئے ایک ماہ کا کورس مقرر کیا جائے گا۔ جس کے بعد امتحان ہوگا۔ اور Apptitude Test ہوگا۔ اس میں کامیابی کی بناء پر امیدواروں کا داخلہ کنفرم ہوگا۔
۲۔ امیدوار انٹرویو بورڈ کے تحریری اور زبانی امتحان میں پاس ہو۔
۳۔ کلام الٰہی ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔
۴۔ مقامی امیر کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔
۵۔ میٹرک پاس امیدوار کی عمر حد ۱۷ سال اور ایف اے / ایف ایس سی پاس کے ۱۹ سال ہوگی۔
۶۔ امیدوار کے تفصیلی طبی معائنہ کی رپورٹ تسلی بخش ہو۔ (تفصیلی طبی معائنہ انٹرویو کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوگا۔)

امراء اضلاع صدران مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ از راہ مہربانی اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔ اس سلسلہ میں خطبات اور دیگر ذرائع سے جماعت کے ذہین۔ ہونہار۔ خدمت دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوانوں میں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں اور اپنی مساعی سے دفتر ہذا کو بھی مطلع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں مقبول خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(نوٹ) داخلہ کے انٹرویو کی معین تاریخ کی بعد میں اطلاع کی جائے گی۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ ۲۶۔ مئی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 ظہور قدرت ثانیہ
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر ۲۱ حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 خطبہ جمعہ۔ وقف نو کے بارے میں خطبہ
(دوبارہ ٹیلی کاسٹ)
6-35 نظم
6-40 ملاقات۔ مجلس سوال و جواب فرمودہ ۲۱۔ مئی ۹۵ء لجنہ اماء اللہ۔ حصہ اول
7-45 نظم
7-50 لقاءمع العرب
8-50 کل کے پروگرام

ہفتہ ۲۷۔ مئی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر ۲۲ حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
یوم (قدرت ثانیہ)
7-00 ملاقات۔ مجلس سوال و جواب مورخہ ۲۱۔ مئی ۹۵ لجنہ اماء اللہ۔ حصہ دوم
7-50 لقاءمع العرب
8-50 کل کے پروگرام

اتوار ۲۸۔ مئی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)۔

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 کینیڈا اسپیکس۔ فوڈ فار تھاٹ (حصہ اول)
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر ۲۲ حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
کینیڈا کا دورہ
6-00 ملاقات۔ مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ لجنہ اماء اللہ کے ساتھ حصہ سوم۔ بتاریخ ۲۱۔ مئی ۹۵ء
7-00 لیٹر فرام لندن۔ از امیر صاحب یو کے
7-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ جرمن پروگرام
7-50 لقاءمع العرب
8-50 کل کے پروگرام

سوموار ۲۹۔ مئی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 ملفوظات
4-00 یورورفائل
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر ۲۳ حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
دورہ اٹلی
6-00 ملاقات۔ حضرت صاحب ماریشس کے احباب کے ساتھ بتاریخ ۱۴۔ مئی ۹۵ء
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
مجلس سوال و جواب۔ دربارہ بوسنیا میں احمدیت
7-30 دلبر مرا یہی ہے۔
از چوہدری ہادی علی صاحب
7-50 لقاءمع العرب
8-50 کل کے پروگرام

منگل ۳۰۔ مئی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
4-00 طبی معاملات۔
ماں اور بچے کی صحت کی دیکھ بھال
حصہ سوم
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر ۲۳ حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا خطبہ فرمودہ ۱۹۵۲ء
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
المائدہ۔ کھانے پکانے کا سبق
7-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
درثمین کی نظموں کا صحیح تلفظ۔ حصہ ۷
7-50 لقاءمع العرب
8-50 کل کے پروگرام

بدھ ۳۱۔ مئی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 کینیڈا اسپیکس۔
ہمارے دوستوں سے ملئے حصہ اول
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر ۲۴ حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
قادیان کا دورہ۔ حصہ اول
6-00 ملاقات۔ ۱۹۹۲ء کے جلسہ سالانہ یو کے کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا افتتاحی خطاب
7-45 نظم جلسہ سالانہ یو کے ۱۹۹۲ء
8-50 لقاءمع العرب
9-50 کل کے پروگرام

صدران / امراء کرام کی توجہ کے لئے!

○ (۱) اگر آپ کی جماعت میں کم و بیش دس واقفین نو ہیں اور اگر آپ نے ابھی تک سیکرٹری وقف نو کا انتخاب نہیں کروایا تو جلد از جلد انتخاب کروائیں اور منظوری حاصل کریں۔
(وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 23- مئی-1995ء

موسم بہتر ہے- گرمی کم ہے
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 43 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب کے مرحوم گورنر چوہدری الطاف حسین کو ان کے آبائی گاؤں لدھڑ ضلع جہلم میں سپرد خاک کر دیا گیا ان کی میت فوجی ہیلی کاپٹر کے ذریعے ان کے آبائی گاؤں لائی گئی- پولیس دستوں نے میت کو سلامی دی- پھر سرکاری اعزاز کے ساتھ ان کے آبائی گھر پہنچایا گیا- گورنر ہاؤس لاہور کے تمام دروازے صبح فجر کے بعد کھول دیئے گئے- نماز فجر کے بعد سے قرآن خوانی جاری رہی- مرحوم گورنر کے جنازے میں صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری' وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو' سرحد کے گورنر اور وزیر اعلیٰ' لاہور کے کور کمانڈر کے علاوہ پنجاب میں قائد حزب اختلاف مسٹر پرویز الٰہی اور سابق گورنر پنجاب میاں محمد اظہر اور دیگر اہم شخصیات نے شرکت کی-

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد الیاس نے قائمقام گورنر کا چارج سنبھال لیا ہے- نئے گورنر کے نام کے لئے جو مختلف قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں ان میں مسٹر محمد حنیف رامے کے علاوہ نوابزادہ اسد علی خان آف کالاباغ' ملک غلام مصطفیٰ کھر' معین قریشی دور کے سابق گورنر' جنرل محمد اقبال' فیصل صالح حیات' مخدوم سجاد حسین قریشی کے علاوہ بعض بیوروکریٹوں کے نام بھی شامل ہیں-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف پر تازہ مقدمات درج ہونے کے بعد نواز فیملی کے خلاف درج شدہ مقدمات کی تعداد ۱۳۸ ہو گئی ہے- جو ایک ریکارڈ ہے- مسلم لیگ (ن) کے سیکرٹری اطلاعات مسٹر مشاہد حسین نے کہا ہے کہ لندن واپسی پر مسٹر نواز شریف کو گرفتار کیا جا سکتا ہے-

○ ایم کیو ایم کے یوم سوگ کے موقع پر کراچی میدان جنگ بن گیا مختلف واقعات میں ۱۸- افراد ہلاک ہو گئے- ہلاک ہونے والوں میں رینجرز اور پولیس والے بھی شامل ہیں- تین درجن سے زائد گاڑیاں جلا دی گئیں- پولیس کی بکتر بند گاڑی پر راکٹ سے حملہ کیا گیا- مسافر کوچ' رینجرز اور پولیس کی گاڑیاں پر فائرنگ کی گئی- تجارتی و تعلیمی ادارے' فیکٹریاں' کارخانے اور چیمبر آف کامرس بند رہے- پبلک ٹرانسپورٹ بھی نہیں چلی- امتحانات ملتوی کر دیئے گئے' حیدر آباد میں بھی مکمل ہڑتال رہی سینما بھی بند رہے- عمارتوں پر سیاہ پرچم لہرائے گئے- دن بھر اندھا دھند فائرنگ کا سلسلہ جاری [illegible]- انچولی میں پولیس کی گاڑی چھلنی کر دی گئی- اہلکاروں نے ایدھی سنٹر میں چھپ کر جانیں بچائیں- شہر میں کاروبار زندگی مکمل طور پر معطل رہا-

○ کراچی میں پر تشدد واقعات میں پولیس اور رینجرز کے ۶- اہلکار بھی ہلاک ہونے والوں میں شامل ہیں- درجنوں نقاب پوش رینجرز سے مقابلہ کرتے رہے- گنجان علاقوں میں پیرا ملٹری فورسز کا داخلہ ناممکن بنا دیا گیا- ایک اخبار نے جلائی جانے والی گاڑیوں کی تعداد ۶۰ بتائی ہے- ایک گاڑی کو ڈرائیور سمیت جلا دیا گیا-

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ پنجاب کا نیا گورنر پیپلز پارٹی کا کوئی با اثر سیاست دان ہو گا- تاہم یہ انتخاب آسان نہیں ہو گا- صوبے کے نئے آئینی سربراہ کو پیپلز پارٹی کے وزراء کی شکایات کا بھی ازالہ کرنا ہو گا- اس کو وزیر اعلیٰ کے لئے بھی قابل قبول ہونا چاہئے-

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو ازبکستان کے دورے پر تاشقند پہنچیں تو ان کا انتہائی پرجوش استقبال کیا گیا انہوں نے ازبک صدر اسلام کریموف سے اہم بات چیت کی-

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے بتایا کہ قومی اسمبلی کے بجٹ اجلاس میں بجٹ پیش ہونے سے پہلے سانحہ چرار شریف پر بحث ہو گی-

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد خان کھرل نے کہا ہے کہ گورنر الطاف حسین کے انتقال سے پنجاب کی سیاست میں اختلاف پیدا نہیں ہوں گے- پاکستان میں مارشل لاء کا امکان ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا گیا ہے- ملک میں کوئی بحران نہیں اس لئے نواز شریف کے قومی حکومت کے مطالبہ کا کوئی جواز نہیں-

○ بلدیاتی اداروں کے سابق سربراہ ان اداروں کا چارج حاصل کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں- ادھر حکومت ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد سپریم کورٹ سے رجوع کر کے قانونی جواز حاصل کرے گی-

○ اپوزیشن نے کشمیر کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کا فیصلہ واپس لے لیا ہے نواز شریف اور ان کے اہل خانہ کے خلاف تازہ مقدموں کے اندراج سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپوزیشن کے خلاف انتقامی کارروائیاں مسلسل جاری ہیں-

○ حکومت نے ایف آئی اے کو امریکی تحقیقاتی ادارے ایف بی آئی (فیڈرل بیورو آف انوسٹی گیشن) کی طرز پر منظم کرنے کا فیصلہ کیا ہے- ادارے کا دائرہ ضلع کی سطح پر پھیلا دیا جائے گا- تمام اہلکار یونیفارم پہنیں گے- ملک بھر میں مزید ۵۹ تھانے بھی بنائے جا رہے ہیں-

○ مسلم لیگ (ج) کے صدر مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ تحریک عدم اعتماد کی حمایت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا- حکومت اپنی مدت پوری کرے گی- انہوں نے کہا کہ دوسرا گروپ مسلم لیگوں کے اتحاد میں سنجیدہ نہیں ہے- اس وقت کوئی واحد پارٹی ملکی حالات بہتر نہیں کر سکتی-

○ سندھ کے نئے گورنر مسٹر کمال اظفر نے حلف اٹھا لیا ہے وہ اردو بولنے والے ہیں لیکن ایم کیو ایم نے انہیں اپنا نمائندہ قرار نہیں دیا- حلف اٹھانے کے بعد نئے گورنر سندھ نے کہا کہ کراچی کے بارے میں کھلی پالیسی پر عمل درآمد کرتے ہوئے میں ہر ایک سے ملاقات کروں گا-

○ وزیر تجارت مسٹر احمد مختار نے کہا ہے کہ ہم کراچی کو ہانگ کانگ نہیں بننے دیں گے- کراچی کی بدامنی میں بھارت ملوث ہے انہوں نے کہا کہ فوج کو کراچی میں امن قائم کرنے کے لئے نہیں استعمال کیا جائے گا-

○ بلدیاتی اداروں کی بحالی کے بارے میں زبردست سرگرمیاں شروع ہو گئی ہیں- کئی بلدیاتی اداروں کے سابق سربراہوں نے جونیجو لیگ میں شمولیت کی پیشکش کر دی ہے-

○ بینکنگ ٹریبونل کی طرف سے جاری کردہ وارنٹ گرفتاری کی بناء پر جام صادق دور کے سابق وزیر کو گرفتار کر لیا گیا- دو سابق ارکان قومی اسمبلی کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے گئے ہیں- تاہم کسی نامعلوم با اثر شخصیت کی مداخلت پر سابق وزیر غلام قدر ملکانی کو چند گھنٹے کے بعد رہا کر دیا گیا-

○ سری نگر سے حریت پسندوں کا ایک قافلہ ۷۰- سے زیادہ بسوں اور دیگر گاڑیوں پر سوار چرار شریف کی طرف بڑھ رہا ہے گاڑیوں پر بیٹھے افراد آزادی کے نعرے لگا رہے ہیں- سری نگر میں بارہویں روز بھی ہڑتال رہی ہوائی فائرنگ اور پتھراؤ کے واقعات ہوئے- مظاہرین کو چرار شریف جانے سے روکنے کی کوشش نہیں کی گئی-

○ سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق نے کہا ہے کہ میں اپنی روپوشی ختم کر کے جلد عوام میں آرہا ہوں-

○ متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ زید بن سلطان نے عرب علاقے ہتھیانے کے اسرائیلی منصوبے پر غور کرنے کے لئے محدود اسلامی سربراہی اجلاس بلانے کی تجویز پیش کی ہے-

○ صوبہ پنجاب میں یکم محرم کو سرکاری تعطیل کے مطالبے کو تسلیم کئے جانے کی وجہ سے سپاہ صحابہ صوبہ بھر میں جلوس نہیں نکالے گی-

○ حکومت پنجاب بلدیاتی اداروں کے انتخابات میں مہلت حاصل کرنے کے لئے سپریم کورٹ سے فیصلہ حاصل کرے گی- ذرائع نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی الیکشن کرانا چاہتی ہے-

○ لاہور میں ایجرٹن روڈ پر دن دہاڑے ڈکیتی کے ذریعے کرنسی کمپنی کے مینجر سے ۳ لاکھ روپے لوٹ لئے گئے-

○ افغان فوج نے میدان شہر میں طالبان پر حملے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں-

مرض اٹھرا کا شافی علاج

حبوب مفید اٹھرا

۲۰ گرام ۲۵ روپے- ۴۰ گرام ۵۰ روپے- ۱۰۰ گرام ۱۲۵ روپے

اکسیر اولاد نرینہ

۱۵۰ روپے

سٹاکسٹ حضرات کے لئے معقول کمیشن!

ناصر دواخانہ گول بازار، ربوہ

فون نمبر 04524-212434 فیکس 534

بواسیر کی ادویات

		قیمت
☆ بواسیر خونی و بادی کے لئے بفضلہ تعالیٰ بہت مفید و موثر ہے	PILES COURSE	55/-
☆ مقعد کی شدید خارش کے لئے	ANUS ITCH CURE	20/-
☆ پرانی قبض' پاخانہ سخت اور دیر سے آئے	CONSTIPATION CURE	20/-
☆ مقعد میں کٹاؤ (چیر) آنے کے لئے	FISSURE CURE	20/-
☆ مقعد کے گہرے رستے ہوئے زخم (ناسور) بھگندر کیلئے	FISTULA CURE	20/-
☆ مقعد سے خون بہت زیادہ آنے کے لئے	HEMORRHAGE CURE	20/-
☆ موٹے اور سخت ضدی بواسیری مسّوں کیلئے	HEMORRHOIDS CURE	20/-
☆ پاخانہ وغیرہ کے وقت مقعد کا باہر نکلنا	PROLAPSUS CURE	20/-
☆ مقعد کی درد' جلن' سوزش' خارش اور بواسیری مسّوں کیلئے سکون بخش مرہم ہے	PILES OINTMENT	8/-

نوٹ : ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں- اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا- جس سے جلد تر شفاء کی امید ہے- تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں-

کیوریٹو انٹرنیشنل-ربوہ

فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)

سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (92-4524)